

---

## The reality of sex reassignment (Transgender) in the light of Islamic teachings Research and critical review

**Hafiz Shehzad Ahmad**

M. Phil MY University Islamabad. Email: [hafiz.shahzad.ahmad@myu.edu.pk](mailto:hafiz.shahzad.ahmad@myu.edu.pk)

**Syed Iftikhar Hussain Shah**

M.Phil MY University Islamabad, Pakistan.Email: [iftikharkazmi01@gmail.com](mailto:iftikharkazmi01@gmail.com)

**Muhammad Waheed Rashid**

Lecturer Islamic Studies, National University of Medical Sciences. Email:  
[mwaheed.rashid@numspak.edu.pk](mailto:mwaheed.rashid@numspak.edu.pk)

### **Abstract**

Historical analysis reveals a consistent pattern: societies capable of moral and spiritual reform received divine guidance through Prophets, while those that descended into moral decay faced divine punishment. In the present era, particularly within the Muslim world and notably in Pakistan, emerging concerns reflect this pattern. One such issue is the growing normalization of gender reassignment, which challenges the natural order established by Allah and raises questions about adherence to divine will. The Qur'an asserts: "This is the nature created by Allah on which He has made mankind. There is no altering Allah's creation." This verse underscores the sanctity of the divinely created human form, a foundational principle in Islamic theology. Contemporary scientific research shows that gender reassignment surgeries, while altering physical appearance, do not genuinely change one's biological gender. Such changes remain superficial and do not replicate the natural functions or reproductive capacities of gender. Islamic jurisprudence prohibits the unnecessary alteration of the human body (muthlah), considering it a violation of divine creation. Consequently, gender reassignment is seen as impermissible according to Islamic ethics. This paper explores the motivations behind gender reassignment, Islamic rulings, and the societal implications of such practices, offering reflections and policy-oriented recommendations grounded in Islamic ethics for guiding individuals and institutions in addressing this issue responsibly.

**Keywords:** Prophet, gender reassignment, Pakistan, Allah's creation, Islamic jurisprudence, Islamic ethics.

## مقدمہ

تاریخ انسانی میں جب بھی کسی قوم نے اصلاح کی صلاحیت دکھائی، اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء اور رسول کے ذریعے ان کی رہنمائی کی۔ لیکن جب معاشرتی اور اخلاقی انحطاط اپنی انہتاوں کو پہنچا، تو اللہ کا عذاب نازل ہوا۔ یہ عذاب صرف قدرتی آفات تک محدود نہیں تھا، بلکہ اجتماعی اخلاقی شعور کی تنزیلی کی صورت میں بھی ظاہر ہوا۔ آج کا دور، خصوصاً مسلم دنیا اور بالخصوص پاکستان، ایسے ہی ایک امتحان سے گزر رہا ہے۔ ایک نمایاں مسئلہ جو زیر بحث ہے، وہ جنس کی تبدیلی (Gender Reassignment) ہے لیکن ہمارے ہاں اسے Transgender کہا جاتا ہے اور یہی مشہور ہے حالانکہ یہ اصطلاح جنسی تبدیلی کے لیے گرامر کے لحاظ سے غلط ہے، بہر حال جنسی تبدیلی جیسے فعل کو فطرتِ انسانی اور اسلامی تعلیمات کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔

## تعارفِ موضوع

زیرِ نظر مقالہ تبدیلیِ جنس (Transgender) کے موضوع پر لکھا گیا ہے جس میں تبدیلیِ جنس کے قانون اور اس کی مرد جہ تعریف پر بحث کی گئی ہے۔

## سوالات تحقیق

- i. جنسی تبدیلی سے کیا مراد ہے؟
- ii. ٹرانس جینڈر کی حقیقت و ماهیت و کیفیت کیا ہے؟
- iii. کیا مرد جہ ٹرانس جینڈر کی تعریف درست ہے؟ جس عمل کو آج تبدیلیِ جنس کا نام دیا جا رہا ہے کیا اس عمل پر یہ تعریف صادق آئی ہے؟
- iv. یہ قانون درحقیقت جس طبقہ انسانی کے لئے بنایا گیا ہے اور جن افراد کو اس میں شامل کیا گیا ہے کیا اس کا اطلاق ان سب پر ہوتا ہے؟
- v. امریکہ اور کینیڈا کی یونیورسٹیوں میں پڑھائے جانے والے نسب میں اس کو کس طرح بیان کیا گیا ہے اور پاکستان کے 2018 کے قانون میں اس کو کس طرح بیان کیا گیا ہے؟
- vi. کیا جنس کو تبدیل کرنے سے حقیقت میں مرد، عورت اور عورت، مرد بن جاتے ہیں؟  
ان تمام سوالات کے مدلل جوابات کے لئے یہ مقالہ لکھا گیا ہے۔

## موضوع کی ضرورت و اہمیت

نامرد جنسی خواہشات کی طرف بڑھتے ہوئے رجحانات اور اس کی آڑ میں قانون تدرست سے بغاوت اور تبدیلی جنس کے نام پر امت مسلمہ کی نسل کشی اور بدترین حیوانیت کے فروع کی ناپاک سازش کو بے نقاب کرنے اور اس ضمن میں ہونے والے واقعات کی روک تھام کے ساتھ نسل نو کو باطل اور باطل پرستوں کی شیطنت سے بچانے میں اپنا ثابت کردار ادا کرنے کے لئے اور اسلامی معاشرے میں اس فعل شنیع کی روک تھام کے لئے اس موضوع کا انتخاب کیا گیا ہے۔

سب پہلے جنسی تبدیلی جسے انگریزی میں Trans Gender کہا جاتا ہے اسکی تعریف کا جانا ضروری ہے اور پھر اس کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس کے مقاصد کیا ہیں؟ اس قانون کا اطلاق کن حضرات پر ہو گا؟  
سب سے پہلے اس کی تعریف بیان کی جاتی ہے۔

## تبدیلی جنس کی تعریف

وہ تعریف جو 2018 میں تبدیلی جنس کے قانون میں کی گئی درج ذیل ہے

"Transgender Person" is a person who is:

- (i) Intersex (Khunsa) with mixture of male and female genital features or congenital ambiguities; or
- (ii) Eunuch assigned male at birth, but undergoes genital excision or castration.
- (iii) a Transgender Man, Transgender Woman, Khawaja Sira or any person whose gender identity and/or gender expression differs from the social norms and cultural expectations based on the sex they were assigned at the time of their birth".<sup>1</sup>

"ٹرانس جینڈر فرڈ" ایسی شخصیت کو کہا جاتا ہے:

- (i) جو پیدائشی طور پر مرد و عورت دونوں کی جسمانی خصوصیات رکھتی ہو یا جنسی اعضا میں کسی قسم کی فطری ابہام ہو (جسے "خنشی" کہا جاتا ہے)۔
- (ii) ایسا خواجہ سرا جو پیدائش کے وقت مرد کے طور پر شناخت کیا گیا ہو، لیکن بعد میں مخصوص جسمانی تبدیلیوں جیسے جنسی اعضا کی کثائی یا اخراج سے گزرا ہو۔
- (iii) یا کوئی بھی شخص، جیسے ٹرانس جینڈر مرد، ٹرانس جینڈر عورت، خواجہ سرا، یا وہ فرد جس کی صنفی شناخت یا اظہار اس صنف سے مختلف ہو جو پیدائش کے وقت اس کے جسمانی ساخت کی بنیاد پر تفویض کی گئی تھی۔

## تعریف کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

جنسی تبدیلی جس کو انگریزی میں ٹرانس جینڈر کہا جاتا ہے حقیقت میں انگریزی زبان کے دو الفاظ Trans اور gender کا مرکب ہے، ٹرانس trans کا مفہوم ہے تبدیل کرنا اور gender سے مراد جنس ہے، گویا ٹرانس جینڈر سے مراد وہ مرد یا عورت ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تو مرد کو مکمل مرد اور عورت کو مکمل عورت پیدا کیا لیکن وہ اللہ کے فیصلے پر ناخوش ہوتے ہوئے اپنی پیدائشی جنس تبدیل کر کے مرد سے عورت یا عورت سے مرد میں تبدیل ہونا چاہتے ہیں۔  
یہاں یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ جنس جسے انگریزی میں سیکس (Sex) کہتے ہیں اور صنف جسے انگریزی میں جینڈر INTRODUCTION TO (Gender) کہتے ہیں ان دونوں میں کیا فرق ہے؟ اور تبدیلی کس چیز میں کی جاتی ہے تو SOCIOLOGY – 2ND CANADIAN EDITION جودوں جزیل ہے۔

"Sex refers to physical or physiological differences between males and females, including both primary sex characteristics (the reproductive system) and secondary characteristics such as height and muscularity. Gender is a term that refers to social or cultural distinctions and roles associated with being male or female. Gender identity is the extent to which one identifies as being either masculine or feminine (Diamond, 2002). As gender is such a primary dimension of identity, socialization, institutional participation, and life chances, sociologists refer to it as a core status." (Diamond, 2002)

(جنس)(sex)" سے مراد مرد اور عورت کے درمیان جسمانی یا حیاتیاتی فرق ہوتے ہیں، جن میں بنیادی جنسی خصوصیات (یعنی تولیدی نظام) اور ثانوی صفات جیسے قد، جسمانی قوت وغیرہ شامل ہیں۔ "صنفی شناخت" ایک ایسا تصور ہے جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ کوئی فرد خود کو مرد اگنی یا زنانگی میں سے کس کے قریب محسوس کرتا ہے۔

چونکہ صنف (جينڈر) فرد کی شناخت، سماجی تربیت، اداروں میں شرکت، اور زندگی کے موقع میں ایک بنیادی کردار ادا کرتی ہے، اس لیے ماہرین عمرانیات اسے "بنیادی حیثیت" (Core Status) "تصور کرتے ہیں۔ مختلف حالتیں جو جسمانی جنسی خصوصیات کی غیر معمولی نشوونما کا باعث بنتی ہیں ان کو اجتماعی طور پر انظر سیکس حالتیں کہا جاتا ہے۔ گورنمنٹ آف کینیڈا کے مطابق بھی سیکس اور جینڈر کے درمیان واضح فرق ہے۔

Health Research Canadian Institutes of "Sex is usually categorized as female or male but there is variation in the biological attributes that comprise sex and how those attributes are expressed. Gender refers to the socially constructed roles, behaviors, expressions and identities of girls, women, boys, men, and gender diverse

people.”

(جنس (Sex) کو عمومی طور پر مرد یا عورت کے طور پر درجہ بند کیا جاتا ہے، لیکن اس میں حیاتیاتی خصوصیات کے حوالے سے فرق پایا جاتا ہے۔ اور یہ فرق مختلف افراد میں مختلف انداز سے ظاہر ہوتا ہے۔ صفت (Gender) ان سماجی طور پر بنائے گئے کرداروں، رویوں، انلہار اور شناختوں کو کہتے ہیں جو لڑکیوں، عورتوں، لڑکوں، مردوں اور صفتی تنوع رکھنے والے افراد سے وابستہ ہوتے ہیں۔)

یہ بیان اس اہم فرق کو واضح کرتا ہے جو "جنس" اور "صف" کے درمیان پایا جاتا ہے۔ جنس، یعنی مرد یا عورت ہونا، عام طور پر جسمانی ساخت اور حیاتیاتی پہلوؤں پر مبنی ہوتا ہے، لیکن ان حیاتیاتی صفات میں بھی فطری طور پر تنوع موجود ہے، جسے اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ جبکہ "صف" ایک سماجی تشكیل ہے، جس کا تعلق اس بات سے ہوتا ہے کہ کسی معاشرے میں مرد یا عورت سے کیا توقعات وابستہ کی جاتی ہیں۔ یہ توقعات ثقافتی، تاریخی اور معاشرتی سیاق و سبق سے جڑی ہوتی ہیں، اور وقت کے ساتھ بدلتی ہیں۔

یہ نقطہ نظر اس بات کو اجاگر کرتا ہے کہ صفتی شناخت محض جسمانی فرق پر مبنی نہیں بلکہ فرد کی خود ساختہ شناخت اور معاشرتی تجربات کا مجموعہ بھی ہے۔ یہ تفہیم صفتی شمولیت، برابری، اور سماجی انصاف کے لیے ایک بنیاد فراہم کرتی ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر ٹرانس جینڈر کی تعریف سراسر غلط ثابت ہوتی ہے کیوں کہ ٹرانس (Trans) سے مراد تبدیلی ہے لیکن جینڈر (gender) سے مراد جنس نہیں صفت ہے یعنی سماجی یا ثقافتی خصلتیں ہیں تو اس طرح ٹرانس جینڈر کی اصطلاح سے اعضاء کی تبدیلی تو مرادی ہی نہیں جاسکتی بلکہ اس سے مراد توقعات و اطوار ہیں تو پھر ان الفاظ کا چنانہ سراسر غلط ہے الفاظ کچھ اور ہیں مراد کچھ اور ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تبدیلی جنس کے ذریعہ کیا حقیقت میں مرد، عورت اور عورت مرد بن جاتے ہیں؟ اس وقت دنیا بھر میں بالعموم اور مغربی ممالک میں بالخصوص بہت سے افراد جنس کو تبدیل کرنے یعنی مرد سے عورت اور عورت سے مرد بننے کے ذریعہ اپنی نامراد جنسی خواہشات کی تسلیم و تکمیل میں متلا ہیں، اور دن بہ دن یہ فطرت سے متصادم جذبہ اور ناپاک عمل بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ یہ عمل بہت سُگنیں ہے اور اس میں دنیاوی اور دنیٰ لحاظ سے بہت ساری خرابیاں موجود ہیں۔ آج کل، نئی ایجادات کی وجہ سے یہ عمل اتنا آسان ہو گیا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی جنس تبدیل کرنا چاہے تو ماہر ڈاکٹروں سے یہ کام بہ آسانی کرو سکتا ہے۔ لیکن یہ عمل اللہ کی بنائی ہوئی فطرت کے خلاف ہے اور اس میں انسان کی ظاہری شکل کو بدلا جاتا ہے جو کہ اللہ

تعالیٰ کی تخلیق میں بلاشبہ تبدیلی کرنے کے متراوف ہے۔ اس عمل کے تیجے میں نہ صرف ایک فرد کے جسم اور روح پر بُرے اثرات پڑتے ہیں، بلکہ پورے معاشرے کے لیے بھی یہ ایک سنگین خطرہ ہے۔

اس کی مزید تفصیل بیان کی جائے تو یہ ہے کہ ماہر ڈاکٹر تبدیلی جنس کے متنی مرد جو اعضاء کے اعتبار سے مکمل ہو اور اس میں کسی طرح کا کوئی نقص نہ پایا جائے اس کے آلهٗ تناسل و خصیتیں کو آپریشن کے ذریعے نکال دیتا ہے اور اس کی جگہ عورت کی شرمگاہ کے جیسا ایک سوراخ بنادیتا ہے، نیز دواؤں کے ذریعے وہ مرد کے جسم میں زنانہ ہار مونز ڈال دیتا ہے جس کی وجہ سے اس فرد کے سینے پر بھی عورتوں کی طرح ابھار پن پیدا ہو جاتا ہے اور اس کی آواز اور چال ڈھال عورتوں کی ہی طرح ہو جاتی ہے، اور اسی طرح اگر کوئی عورت اپنی جنس تبدیل کرنا چاہتی ہو تو وہ ماہر ڈاکٹر آپریشن کے ذریعے اس کے سینے کے اوپر موجود ابھار اور پیٹ میں موجود رحم وغیرہ کو ختم کر دیتا ہے یا پچھے دانی کے سوراخ کو بند کر دیتا ہے اور جدید ٹیکنالوجی اور آلات کے ذریعے مرد کے آلهٴ تناسل کے مثل ایک مصنوعی قسم کا آلهٴ تناسل اس عورت کی شرمگاہ کی جگہ لگادیتا ہے یاد رہے کہ اس عمل کے ذریعے اگرچہ اس عورت سے مرد بننے والے فرد کے اندر جماع کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے مگر اس سے نہ تومادہ منویہ کا اخراج ہوتا ہے اور نہ ہی کسی طرح حمل کا قرار پانا ممکن ہوتا ہے نیز وہ عورت کے اندر مرد کی آواز کے ہار مونز ڈال دیتا ہے جس سے اس کی آواز اور چال ڈھال مردوں کی طرح ہو جاتی ہے اور اس کے چہرے پر بال بھی نکلنے لگتے ہیں۔

یاد رہے کہ یہ تمام تبدیلی صرف اعضاء کے ظاہر میں ممکن ہے اس طرح کی تبدیلی سے قانون قدرت نہیں تبدیل کیا جاسکتا سو شل میڈیا پر موجود انڈیا، اور یورپ کے ٹرانس جینڈر جوڑوں کے ہاں بچوں کی پیدائش کا سلسلہ خالقِ حقیقی کی قدرت کاملہ کا ایک بین ٹھوٹ ہے، چاہئے تو یہ تھا کہ تبدیلی جنس کے ذریعے جو مرد عورت کے روپ میں آیا ہے اس کے اپنے پیٹ میں حمل ٹھہرے لیکن معاملہ اس کے بر عکس ہے حمل اسی جسم میں ٹھہرا جس کو قادر مطلق نے اس عمل کے لئے منتخب کیا تھا کہ وہ ظاہری طور پر تو مرد نظر آ رہا ہے اس کی جسمانی ساخت بھی مردوں کے جیسی ہے لیکن قدرت نے اس سے وہی کام لیا جس فطرت پر اس کی تخلیق ہوئی تھی۔ اس کی واضح مثال انڈیا کی ریاست کیرالا کے ٹرانس جینڈر جوڑے کے ہاں بچے کی پیدائش ہے۔<sup>2</sup>

### اسباب و محرکات

مغربی تہذیب سے متاثر نام نہاد قسم کے مُفَرِّغِرِین و مُحْكَمَّین نے تبدیلی جنس کے بہت سے اسباب و محرکات کا ذکر کیا ہے، جن میں سب سے قوی سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ بعض انسانوں کا اپنا اندر ورنی شعور و احساس اپنے جنسی وجود کو تسلیم ہی نہیں کرتا اور وہ لوگ نفیاتی طور پر اپنی جنس اور جنسی شناخت سے مطمئن ہی نہیں ہو پاتے گویا کہ بعض انسانوں کے شعور اور میلان طبع اور جنسی

شاخت کے درمیان شدت کی حد تک تضاد پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنی جنس ہی کو تبدیل کر کے جنسی تسکین پانا چاہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ صحیح تربیت کا نقدان، ماحول کا فساد، جنس کو بھڑکانے والی اشیاء کی کثرت، فطرت کے مطابق جنسی تسکین سے بے راہ روی اور اس میں حد سے تجاوز کرنا، حقیقت میں یہی وہ اسباب و محکمات ہیں جن کی وجہ سے آج انسان کے نزدیک اپنی جنسی تسکین کے حصول کے لئے اپنے وجود اور اپنی جنس ہی کو بدلتا جنسی تسکین کا واحد ذریعہ ٹھہرا۔

اس حقیقت تک رسائی کے لئے ہمیں معاشرتی طبقات کے نکتہ نظر کو بھی مد نظر رکھنا پڑے گا تاکہ تبدیلی جنس کے اہداف اور اسباب و محکمات کی صحیح سمت کا تعین کر کے حقائق کو واضح کیا جاسکے۔

### جنس کے اعتبار سے طبقات کی تقسیم

اگر ہم اپنے معاشرے میں نظر دوڑائیں تو تین طبقات جنس ہمیں نظر آئیں گے جو کہ بالترتیب مرد، عورت اور خنثی (she male) پر مشتمل ہیں۔ اس لحاظ سے ان تینوں طبقات کے مسائل بھی ان کی جنسی تفریق کی طرح مختلف ہیں اور ان کے احکامات بھی مختلف ہیں یہ تقسیم ہمارے معاشرے میں جنس کے اعتبار سے پائی جاتی ہے۔ ہر طبقے کے نظریات، مسائل و وسائل کے اعتبار سے مختلف ہیں۔

پہلا طبقہ مرد حضرات کو اگر دیکھا جائے تو اپنی جنسی خواہش کی تسکین کے لئے ہر جائز و ناجائز رائج کو استعمال کرتے ہیں بسا اوقات اس نامراذ خواہش کی تسکین کے لئے یہ لواطت جیسے برے فعل کے بھی مرتكب ہوتے ہیں یہ ایسا فتح فعل ہے اور حد درجہ گھناؤ نی حركت ہے جس کی وجہ سے ایسے افراد اور ایسی بستیوں پر فرشتوں کی طرف سے لعنۃ اور اللہ تعالیٰ کا قہر کا نزول ہوتا ہے چنانچہ اس سے پہلی امتوں کو بھی جو اس فعل شنیع و بد میں مبتلا تھیں انہیں اللہ تعالیٰ نے پتھروں کی بارش کے ذریعہ ہلاک کر دیا اور ان کے اس خبیث اور عمل شنیع کو اپنے صحیفوں اور کتابوں میں ہمیشہ کیلئے محفوظ کر کے صحیح قیامت تک آنے والی دنیاۓ انسانیت کو متنبہ کر دیا اور ایسے عادات و اطوار سے بچنے کی سختی سے تلقین کی۔ چنانچہ اللہ کا فرمان ہے:

"فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَّهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ مَنْضُودٍ ﴿٨٢﴾ مُسَوَّمَةً

عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّلِيلِينَ بِبَعِينٍ ﴿٨٣﴾<sup>3</sup>

(پس جب ہمارا عذاب آگیا، تو ہم نے اس بستی کے اوپر والے حصہ کو نیچے کر دیا، اور اس پر ایک دوسرے سے جڑے ہوئے کنکروں اور پتھر کی بارش کر دی۔ جو تیرے پر وردگار کے ہاں سے نشان زدہ تھے اور یہ (خطہ ان) ظالم لوگوں سے کچھ دور بھی نہیں۔)

بہر حال اس صورت میں مفعول کا کردار ادا کرنے والے شخص میں مردانہ صلاحیتیں کمزور پڑ جاتی ہیں اور آہستہ آہستہ یہ کمزوری اسے مخالف جنس کی طرف مائل کر دیتی ہے اور یہ چیز اسے تبدیلی جنس کی طرف لے جاتی ہے۔ یہ معلومات ماہر نفیتیات ڈاکٹر رحیم اور ہو میوڈا کٹر ز سے مل گئی ہیں۔

بلائشک و شبہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ فطرت الہی سے ہٹ کر خواہشاتِ نفسانی کو پورا کرنے کے جتنے بھی طور طریقے اختیار کر لیے جائیں وہ تسلیم کا ذریعہ بننے کے بجائے پہلے سے بھی زیادہ خواہشات کو بھڑکا دیتے ہیں۔ چنانچہ ان خواہشات کو پورا کرنے کے لئے جب عورت پر اکتفا نہیں کیا گیا تو مردوں تک نوبت پہنچی جس عمل بد کی مرتكب حضرت لوط علیہ السلام کی قوم ہوئی، پھر وقت گزرنے پر چہ جائے کہ توبہ کے ساتھ لوگ باز آجاتے ان کی ہوس کا نشانہ بننے کی پھر جانوروں کی باری آئی اور اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ مردوں کو عورت بننے اور عورتوں کو مرد بننے کا شوق پیدا ہو گیا۔

**دوسرے اطبقہ:** اسی طرح عصر حاضر میں عورتوں کے جنسی مسائل کے بھی کچھ اسباب ہیں جن میں سے ایک معاشی وسائل کی کمی ہے اس کے علاوہ کسی اور سبب کی بناء پر لڑکا بننے کی خواہش جیسا کے مغربی معاشرے سے متاثر ہو کر ان کی روشن کو اختیار کرتے ہوئے جنسی تبدیلی کا ارتکاب کرنا، تربیتی نظام میں کمی کی صورت، ان تمام وجوہات کے علاوہ بھی کچھ وجوہات ہو سکتی ہیں اس لئے کہ انسانی زندگی مختلف خواہشات کے علاوہ مختلف حادثات سے بھی بھرپور ہے جن کی بناء پر انسان غلط اقدامات کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے۔

**تیسرا طبقہ:** ہمارے معاشرے میں مرد اور عورت کے علاوہ ایک تیسرا طبقہ بھی پایا جاتا ہے جسے فقہی اصطلاح میں خنثی کہتے ہیں۔ فقہاء کرام نے خنثی کی تعریف یوں کی ہے

"إِذَا كَانَ لِلْمُوْلُودْ فَرْجٌ وَذَكْرٌ فَهُوَ خَنْثٌ"

جب پیدا شدہ بچے کی دونوں شرم گاہیں ہوں فرج (عورت کی شرمگاہ) اور ذکر (آلہ تناسل) تو وہ خنثی (ہجڑا) ہو گا۔ پھر خنثی کی تین اقسام ہیں:

1) فَإِنْ بَالْ مِنَ الذِّكْرِ فَغُلَامٌ

پھر اگر وہ ذکر (آلہ تناسل) سے پیشاب کرے تو مرد ہے۔

2) وَإِنْ بَالْ مِنَ الْفَرْجِ فَأُنْثٌ

اور اگر فرج (اندام نہانی) سے پیشاب کرے تو عورت ہے۔

3) وَإِنْ بَالْ مِنْهُمَا فَالْحُكْمُ لِلْأَسْبِقِ وَإِنْ أَسْتُوْيَا فَمُشْكِلٌ

اور اگر دونوں سے پیشاب کرے تو جس سے طرف سے پہلے نکلے اس کا اعتبار ہو گا اور اگر دونوں طرف سے برابر نکلے تو وہ خنثی مشکل ہے۔ اب اس تیسری قسم خنثی مشکل جس کے متعلق ابہام پایا جائے کی پیچان کی فقہاء نے صورتیں بیان کی ہیں:  
واذا بلغ الحنثى وخرجت له لحية او وصل الى النساء فهو رجلٌ فان ظهر له ثدي كثدى المرأة او نزل له لبن في ثديه او حاض او حبل او امكنا الوصول اليه من جهة الفرج فهو امراة۔ فان لم يظهر له احدى هذه العلامات فهو خنثى مشکل

(اور جب وہ بالغ ہو جائے اور اس کی داڑھی نکل آئے یا عورتوں تک (شہوت کے ساتھ) پہنچ جائے تو وہ مرد ہے پس عورت کے پستان کی طرح اس کے پستان ظاہر ہو جائیں یا اس کے پستانوں سے دودھ نکل آئے یا اسے حیض آجائے یا حمل ٹھہر جائے یا اندام نہانی کی طرف سے اس تک پہنچنا (ولٹی کرنا) ممکن ہو تو وہ عورت ہے۔ پھر اگر (بیان کردہ) ان علامات میں سے کوئی ایک بھی علامت ظاہر نہ ہو تو وہ خنثی مشکل ہوتا ہے۔)

جنسی اعتبار سے تیسرا طبقہ (خنثی) بھی اپنے معاملات زندگی میں بہت سے مسائل کا شکار ہے ابتدائے زیست سے انتہائے زیست تک معاشرے کی کچھ روی اور اخلاقی پستی کا جس قدر اس طبقے کو سامنا کرنا پڑتا ہے اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ تبدیلی جنس کا قانون جس کو ٹرانس جینڈر کا نام دیا گیا اسی طبقہ کے نام پر پاس کیا گیا لیکن شومی قسمت کہ اس سے فائدہ معاشرے کے ہوا و ہوس کی غلاظت سے لبریز کردار کے مالک افراد نے ہی اٹھایا یہ تیسرا طبقہ پھر بھی اپنے حقوق سے محروم ہی رہا اور آج گلیوں، بازاروں اور سڑکوں پر بھیک مانگتے ہوئے یہ خواجہ سر اس بات کا بین ثبوت ہیں۔

اوکسفورڈ یونیورسٹی کی نصابی کتاب New Oxford Textbook of Psychiatry میں تیسری جنس کے متعلق یہ بیان ہے:

“The third sex.” These males or females do not request ‘sex change’. Rather, they want, if male, to be De masculinized and, if female, to be Defeminized”.

تیسری جنس!۔ یہ مرد یا خواتین اجنسی تبدیلی کی درخواست نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ اگر وہ مرد ہیں تو مردانگی واضح کی جائے اور اگر عورت ہیں تو نسوانیت واضح کی جائے۔

### مذہب کے اعتبار سے طبقات کی تقسیم

ایک طبقاتی تقسیم مذہبی و غیر مذہبی ہم آہنگی کے اعتبار سے ہے جس میں ایک طبقہ مذہبی سوق رکھتا ہے اور مذہب کو ہر معاملہ میں ترجیح دیتا ہے اور ہر معاملہ کو مذہب کے فریم میں رکھ کر جواز یا عدم جواز کی صورت کا تعین کرتا ہے اس طبقے کے نزدیک جنسی تبدیلی صانع حقیقی اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی ہے جو کہ کسی طرح بھی جائز نہیں ہے جبکہ اس کے بر عکس ایک وہ طبقہ ہے جو کہ مذہب کی بجائے اپنی عقل کو ترجیح دیتا ہے اور مذہب کے عائد کردہ احکامات کو عقل کی کسوٹی پر پرکھتا ہے اس طبقے کے نزدیک

انسان اپنی جنسی رغبت کی بناء پر سرجوی کے ذریعے اپنی جنس کو تبدیل کرنے کا حق رکھتا ہے اس طبقے کا نظریہ یہی معصیت کا علم بردار نعرہ ہے "میرا جسم میری مرضی"۔

اسلامی نکتہ نظر سے تبدیلی جنس کے جواز کی کوئی صورت نہیں البتہ جنس کے اعتبار سے اگر بیان کردہ طبقاتِ انسانی کو مد نظر رکھتے ہوئے شرعی احکام کی طرف رجوع کیا جائے تو جس طرح باقی معاملات میں مردوں عورت اور خنثی کے احکام مختلف ہیں تبدیلی جنس کے اعتبار سے بھی احکام مختلف ہوں گے اسی طرح تبدیلی جنس کی تعریف، کیفیت و ماہیت بھی اسلامی وغیر اسلامی نکتہ نظر سے مختلف ہے۔

طبقاتِ انسانی کے اعتبار سے پہلا اور دوسرا طبقہ مرد اور عورت ایک دوسرے کی مشابہت بھی اختیار نہیں کر سکتے ان کا یہ عمل احکام خداوندی سے صراحت بغاوت ہے اور عذابِ الٰہی کا موجب ہے۔

اپنی جنس کو تبدیل کرنے والا شخص کس حد تک جرام کا رتکاب کرتا ہے اور کس قدر فساد کا باعث بنتا ہے اور محض اپنی جنسی خواہشات کی خاطر کتنے احکام خداوندی کی نافرمانی کرتا ہے؟ تفصیل درج ذیل ہے۔

### تعلیماتِ قرآن

پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مخالف جنس کی وضع اختیار کرنے والے کو گھر سے نکال دینے کا حکم:

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ، وَالْمُتَرَجَّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، وَقَالَ: أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ." <sup>6</sup>

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کی وضع اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں کی وضع اختیار کرتی ہیں، اور فرمایا: انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔)

تبدیلی جنس جسم کا مثلہ کرنا ہے جو حرام ہے، شریعت نے مثلہ سے منع کیا ہے کیونکہ اس میں انسان کی صورت بگاڑنا اور اس کی توہین و تذلیل کرنا ہے

تبدیلی جنس زمین پر فساد برپا کرنے اور نسل انسانی کو ختم کرنے کا خطرناک ذریعہ ہے، جو قطعاً حرام ہے۔

"وَإِذَا تَوَلَّ إِلَيْهِ سَعْيٌ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللَّهُ لَا يَحِبُّ الْفَسَادَ الْآية". <sup>7</sup>

(اور جب پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے تو اس کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ زمین میں فساد برپا کرے اور کھیت اور مویشیوں کو ہلاک کر دے اور اللہ تعالیٰ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا۔)

### تبدیلی جنس یا ہم جنس پرستی

تبدیل جنس کے بعد جیسا کہ یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ کسی عورت کے حقیقی طور پر عورت بنانا ممکن ہے تو اگر ایک ایسا شخص جو کہ جنس تبدیل کرانے یا نادر ایں صرف اپنے آپ کو عورت رجسٹر ڈکرانے کے بعد کسی مرد کے ساتھ رشیہ ازدواج قائم کر لے یا اسی کے بر عکس ایک عورت ایسا کر لے تو دونوں صورتوں میں ہم جنس پرستی کا عمل شفیع لازم آئے گا جو کہ قبر الہی کا موجب ہے۔

جیسا کہ قوم لوٹ سے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

"فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلّدِينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّهِ" <sup>8</sup>

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنی فطرت پر قائم رہنے کی ہدایت دی ہے، اور اس کی تخلیق میں تبدیل کو منع فرمایا ہے۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ جنس کی تبدیلی اللہ کی تخلیق میں مداخلت کے مترادف ہے۔ جنس کو تبدیل کرنا یا کرنا تخلیق الہی کو بدلتے کے مترادف ہے ایسی زندگی کو شیطانی زندگی ہی کہا جائے گا اور ایسا شخص اللہ تعالیٰ اور رسول خدا کی جانب سے لعنت کا مستحق اور دنیا و آخرت میں خسارے میں ہے قرآن حکیم میں ہے کہ شیطان نے کہا "وَلَا يُضْلِلُهُمْ وَلَا مُنَيَّنُهُمْ وَلَا مُرْنَهُمْ فَلَيَبْتَكُنَ أَذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَا مُرْنَهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَ خَلْقَ اللّهِ وَمَنْ يَتَّخِذُ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللّهِ فَقَدْ حَسِرَ حُسْرًا مُّبِينًا" <sup>9</sup>

(اور میں ضرور ان کو گمراہ کر دوں گا اونہیں (لبی) امیدیں دلاؤں گا اور میں ضرور انہیں حکم دوں گا تو یہ ضرور جانوروں کے کان چیریں گے اور میں انہیں ضرور حکم دوں گا تو (میرے حکم کی تعییں میں) یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے تو وہ کھلے نقصان میں جا پڑا۔)

### تعلیمات احادیث رسول ﷺ

جنس کو تبدیل کرنا مردوں کا عورتوں سے اور عورتوں کا مردوں سے مشابہت اختیار کرنا ہے جو لعنتِ الہی کا موجب ہے۔ "وَلُوْطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقُكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ، إِنَّمَا لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُونَ ..... وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ۔" <sup>10</sup>

(اور (ہم نے) لوٹ (علیہ السلام) کو (پیغمبر بنائے بھیجا) جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ (یاد رکھو) تم ایسا شخص

---

کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا میں رہنے والوں میں سے کسی نے نہیں کیا۔ (یعنی) تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو، بلکہ تم حدِ انسانیت (انسانیت) ہی سے گزر گئے ہو۔۔۔ اور ہم نے ان پر ایک (تنی طرح کا) بینہ بر سایا (پتھروں کا) (سودا کی چھوڑو توزراں مجرموں کا انجمام کیسا ہوا؟۔)

### نقہی اداروں کی آراء

بین الاقوامی اسلامی فقہ اکیڈمی (International Islamic Fiqh Academy) نے اپنی 25 دین نشست میں 2023 میں تبدیلیِ جنس کو ممنوع قرار دیا:

"جنس کی تبدیلی شریعت میں ممنوع ہے کیونکہ یہ اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کے مترادف ہے۔"<sup>11</sup>  
پاکستان کی وفاقی شرعی عدالت (Federal Shariat Court) نے 2023 میں یہ فیصلہ صادر کیا:  
"جنس کی تبدیلی کے عمل کو شریعت کے مطابق جائز نہیں سمجھا جاتا۔"<sup>12</sup>

### جدید سائنسی نقطہ نظر

جدید طب اور سوشیالوجی کے مطابق، جنس کی تبدیلی کے آپریشنز صرف ظاہری تبدیلیاں لاتے ہیں، اور یہ جسمانی اور نفسیاتی پیچیدگیوں کا سبب بن سکتے ہیں۔ ڈاکٹر ز کا کہنا ہے کہ یہ عمل مکمل طور پر کامیاب نہیں ہوتا اور نہ ہی فطری جنس کی مکمل تبدیلی ممکن ہے۔ درحقیقت یہ تمام افراد اپنی کیفیت اور نوعیت کے اعتبار سے مختلف امراض میں مبتلاء ہیں اور سب قابل رحم اور قابل توجہ ہیں لیکن سب کا علاج ایک نہیں ان تمام افراد کا نفسیاتی علاج ہونا چاہئے نہ کہ ان کے اپنے اجسام کو نقصان پہنچا کر ان کی جنس کو ہی تبدیل کر دیا جائے۔

### تبدیلیِ جنس کے قانون کا اطلاق

اب جب کہ تبدیلیِ جنس اور اس پر بنائے گئے قانون کی حقیقت واضح ہو گئی تو یہ جانا ضروری ہے کہ اس قانون کا اطلاق کن افراد پر ہو گا؟

سب سے پہلے تو یہ بات واضح ہو گئی کہ اس قانون کا مقصد انسانیت کی خدمت ہرگز نہیں بلکہ اس قانون کا مقصد خواہشات نفسی ای تسلیم ہے اور یہ بھی بات واضح ہو گئی کہ یہ قانون کن افراد کے لئے بنایا گیا ہے اب ان تمام معلومات کی روشنی میں یہ کہا جائے گا کہ جنس کی تبدیلی یا صنف کی تبدیلی مرد اور عورت کے لئے قطعاً حرام ہے چاہے وجوہات کوئی بھی ہوں اس کے تیری جنس رہ جائے گی وہ خنثی ہے اور خنثی میں احکام ان کی حقیقت واضح ہونے کے بعد جاری ہوں گے کہ وہ مرد ہے یا عورت، اگر مرد ہے تو

---

عورت کے اضافی اعضاء کو ختم کر کے مکمل مرد بننا اور اگر عورت ہے تو مرد کے اعضاء ختم کر کے صرف عورت بننا اور اپنی حقیقتی جنس کو واضح کرنا یہ تمام عمل تبدیلی جنس نہیں بلکہ تبیین جنس کہلانے گا جو کہ کسی تکلیف میں مبتلا شخص کو اس تکلیف سے نجات دلانے کا ہی ایک ذریعہ ہے۔ جیسا کہ الاشباه والنظائر میں اس اصول کو بیان کیا گیا ہے:

"الضروراتُ تُبَيَّحُ المحظوظات بشرط عدم نقصانها عنها"<sup>13</sup>

## معاشرتی اور اخلاقی اثرات

جنس کی تبدیلی کے عمل سے معاشرتی ڈھانچے، خاندانی نظام اور اخلاقی اقدار پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ اس سے نہ صرف فرد کی شناخت متاثر ہوتی ہے بلکہ پورے معاشرتی تانے بنے میں دراث آتی ہے۔

## نتائج وسفارشات

اسلامی تعلیمات اور فقہی اداروں کی آراء کی روشنی میں، جنس کی تبدیلی کا عمل شریعت کے مطابق جائز نہیں ہے۔ اس لیے:

1. دینی رہنمائی: عوام الناس کو اس مسئلے پر دینی رہنمائی فراہم کی جائے۔
2. قانونی اقدامات: ایسی سرگرمیوں کو قانونی طور پر روکا جائے جو اسلامی تعلیمات کے خلاف ہوں۔
3. معاشرتی آگاہی: معاشرتی سطح پر اس مسئلے کے اثرات اور اس کے حل کے بارے میں آگاہی بڑھائی جائے۔

درج بالا بحث کا ماحصل یہ ہے کہ جنس کو تبدیل کرنا کسی مرد یا عورت کے لئے کسی صورت جائز نہیں البتہ تیسری جنس کے افراد جن میں نزاور مادہ کی دونوں صفات پائی جائیں پھر کوئی صفت غالب آرہی ہو تو اس صورت میں اس کی جنس کو واضح کرنے کے لئے سر جری کرنا جائز ہے اور یاد رہے کہ اس کو جنسی تبدیلی کا نام نہیں دیا جائے گا بلکہ یہ عمل تبیین جنس کا عمل کہلانے گا۔ اس عمل کو ختنہ پر قیاس کیا جائے گا۔

باقی رہا کسی مرد کا عورت یا عورت کا مرد بننے کا آرزو مند ہونا چاہے اس کا سبب کوئی بیماری ہو یا اس کا طبعی میلان کسی صورت جائز نہیں کہ کوئی بھی شخص اٹھے اور نظام قدرت کے خلاف آواز اٹھائے اور قادر مطلق کی تخلیق پر ناخوش ہوتے ہوئے نظام قدرت کے خلاف علم بغاوت بلند کر کے خالق کی تخلیق پر عدم اعتماد کا اظہار کرے دین اسلام خصوصاً اور بالعلوم عقلی و شعور رکھنے والے حقیقت پسند معاشرے کے علم بردار کبھی بھی اس فعل شنیع کی اجازت نہیں دے سکتے اور نہ ہی کسی اعتبار سے اس کی حمایت

کر سکتے ہیں۔

### سفارشات

اسلام جہاں دین فطرت ہے اور ہر موقع پر بقاء انسانی اور فلاج انسانی کا علمبرار ہے جہاں انسان کی ضروریات اور خواہشات دونوں کے معاملے میں ہدایت کا سرچشمہ ہے وہیں انسان کے روحانی اور جسمانی تمام امراض کا علاج بھی پیش کرتا ہے۔

اسی طرح مرد سے عورت اور عورت سے مرد بننے کی نامہ خواہش بھی ایک نفسیاتی مرض ہے حکومت وقت کو چاہئے کے اس مرض میں مبتلاء افراد کے نفسیاتی علاج کا اہتمام کرنے کے اقدامات کرے نہ کہ اس کے بر عکس ایسے مریض کی سر جری کر کے اس کو کے حقیقی وجود سے ہی دور کر دیا جائے، کیوں کہ یہ لوگ حقیقی معنوں میں قابل رحم ہیں جو کہ شعور کی نعمت سے اس قدر دور ہو چکے ہیں کہ ان کو اپنے حقیقی وجود اور اپنی حقیقی شناخت سے محروم ہو جانے کا بھی احساس نہیں۔

اسی طرح سرکاری سطح پر ماہر ڈاکٹر حضرات کا ایک بورڈ تشکیل دیا جائے، جو کہ ایسے مریض کی غمہداشت اور اور علاج میں بنیادی کردار ادا کرے، اسی طرح ایک علماء کا بورڈ تشکیل دیا جائے جو سرکاری سطح پر ہر آنے والے ہر مسئلہ کے جواز یا عدم جواز کا حکم صادر فرمائیں۔ زیر نظر مقالہ میں راقم نے ممکنہ حد تک تبدیلی جنس کی حقیقت کو واضح کیا اور اس کے مراحل اور قرآن و سنت کی روشنی میں تحقیقی و تقيیدی جائزہ پیش کیا لیکن ابھی بھی اس مضمون کے چند پہلو تفصیل طلب ہیں جیسا کہ تبدیلی جنس کے بعد ایسے شخص (مرد یا عورت) کے ساتھ معاشرتی روابط اور تعلقات کا حکم شرعی کیا ہو گا اس کے علاوہ وراثت کے ادکام پر تحقیق کی ضرورت ہے۔

### حوالہ جات

[https://www.na.gov.pk/uploads/documents/1526547582\\_234.pdf](https://www.na.gov.pk/uploads/documents/1526547582_234.pdf) <sup>1</sup>

<https://www.bbc.com/urdu/articles/c0dlv3zd3zko> <sup>2</sup>

القرآن: 83:82 / 11

<sup>4</sup> العلامة الشیخ ابو الحسین احمد بن محمد بن جعفر القدوری الحنفی البغدادی، المختصر القدوری، کتاب الحثی، (بیروت لبنان: دارالكتب العلمیة، سن)،

ص 137

- 
- <sup>5</sup>- العلامة الامام ابوالبركات عبد الله بن احمد النسفي، متوفى 710ھ، كنز الدقائق دار البشائر الإسلامية (بيروت: لبنان، دار البشائر الإسلامية، سنن)، كتاب الحثي، ص 684
- <sup>6</sup>- الامام ابوعبد الله محمد بن اسحاق عيل بن ابراهيم البخاري، الجامع الصحيح، (بيروت: دار الكتاب العلمية، سن)، ص 1090
- <sup>7</sup>- القرآن / 205
- <sup>8</sup>- القرآن: 30 / 30
- <sup>9</sup>- القرآن: 4 / 119
- <sup>10</sup>- الاعراف: 80 / 83
- <sup>11</sup>- قرار داد نمبر 25-13/251
- <sup>12</sup>- پاکستان ٹوڈے، 19 مئی 2023
- <sup>13</sup>- الأشباء والنظائر، للمسكى، (بيروت: دار الكتب العلمية، 1998ء)، ج 1، ص 162